داستان ڈائجسٹ

جولائی 1972

سیف الملوک عباسی
عقیل قریشی سجاد بھٹی
ناصر بلوچ صائم
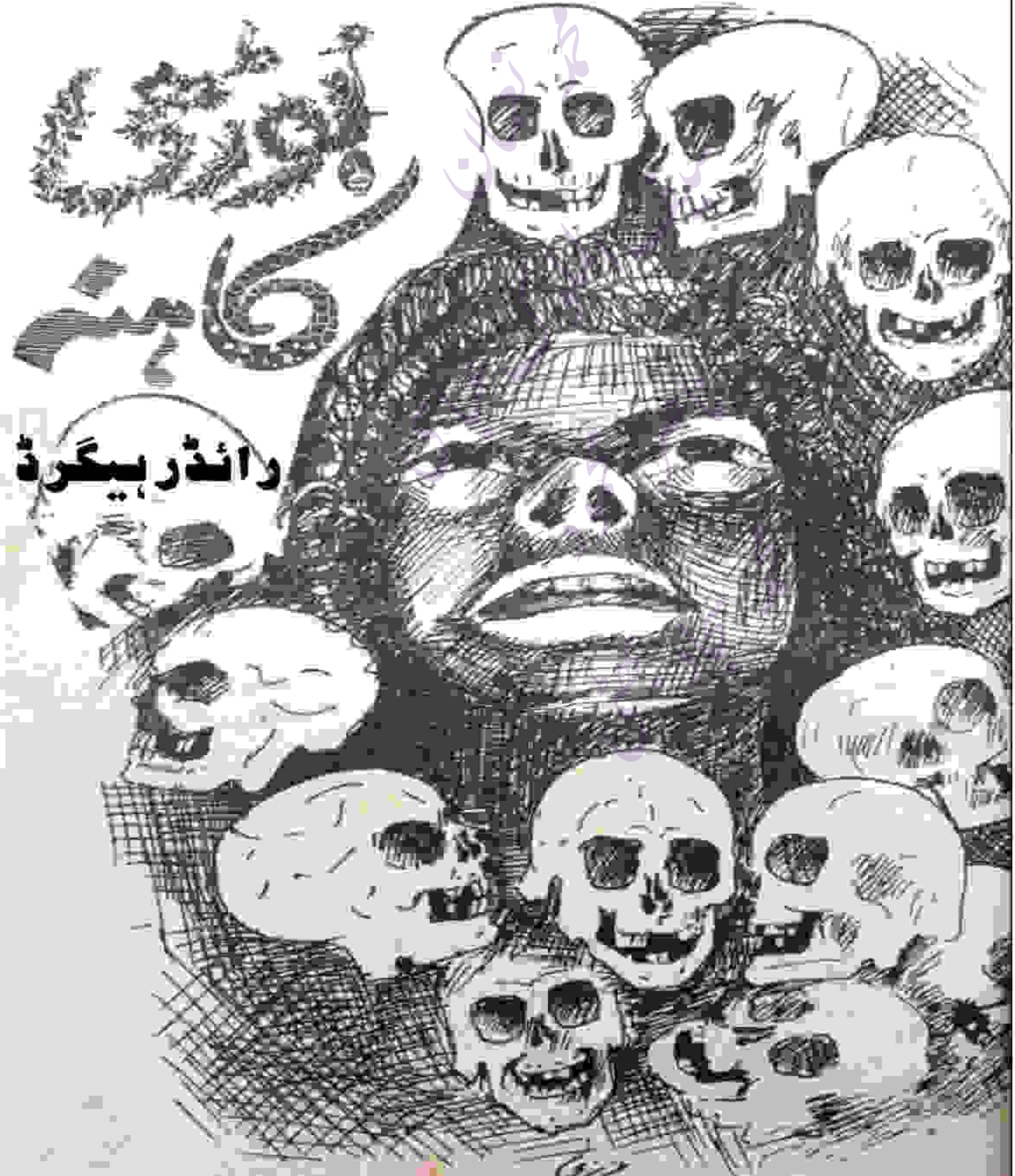
رائڈر ہیگرڈ

رائیڈر ہیگرڈ دنیا کے ان چند ناول نگاروں میں سے ہے جو عالمی ادب میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ ہیگرڈ خطر پسند طبیعت کا مالک تھا۔ اس لئے اس نے ہمیشہ خوف کے موضوعات کا انتخاب کیا۔ اس کے ناولوں کا ترجمہ جو عموماً افریقہ کے پس منظر میں ہیں۔ دنیا کی تقریباً تمام زندہ زبانوں میں ہو چکا ہے۔ "داستان" کے ان صفحات میں شائع ہونے والی کہانی کے بارے میں خود مصنف نے دعویٰ کیا تھا کہ بالکل سچی ہے۔ (ادارہ)

چالیس سال کی عمر کا، صحت مند اور دراز قد ہیڈن فلپ کئی سال سے ناٹال افریقہ میں مقیم تھا۔ اس کے پاس دو چھکڑے جن کے ذریعے وہ زولولینڈ کے قبائل سے تجارت کرتا تھا۔ ایک بار ایک دوکان دار کے ساتھ اسکی لڑائی ہوگئی۔ اس نے چاقو سے دکاندار کو شدید زخمی کر دیا اور سزا سے بچنے کے لئے وہاں سے بھاگ گیا۔ اس نے زولو قبائل کے لئے بہت سا سامان جمع کر لیا جسے بیچنے کے لئے زولولینڈ آ گیا۔ سامان بیچ کر اسے خیال آیا کہ تجارت کو جاری رکھنے کے لئے اُسے ناٹال جانا پڑے گا مگر وہ گرفتاری کے خطرے کے پیش نظر وہاں نہ گیا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ چلو بہت کما لیا اور اب کچھ دیر شکار کھیلا جائے تفریح بھی ہو جائے گی اور ممکن ہے اس عرصے میں اسکی مشکل کا کوئی حل بھی نکل آئے۔

چند روز بعد وہ زولو کے بادشاہ سیٹی وایو کے پاس اس کے جنگلوں میں شکار کھیلنے کی اجازت کے حصول کے لئے جا پہنچا۔ سیٹی وایو نے شکار کی اجازت دینے سے صاف انکار کر دیا جس کی وجہ یہ تھی کہ ان دنوں زولو بادشاہ اور ناٹال کے سفید فام حکام کے درمیان سخت اختلافات پیدا ہو گئے تھے اور دونوں کے درمیان کسی وقت بھی خون ریز قسم کی جنگ چھڑ جانے کا خطرہ تھا۔

"میرا خیال ہے تم شکار کے بہانے یہاں جاسوسی کرنے کے لئے آئے ہو۔" بادشاہ نے شبہ کا اظہار کیا۔ ہیڈن نے اس کی تردید کی۔ لیکن سیٹی وایو کا شک دور نہ ہوا۔ "آپ کچھ بھی سمجھیں لیکن میں جاسوس نہیں ہوں میں تو صرف یہاں شکار کھیلنے آیا ہوں۔ اگر آپ اجازت نہیں دیتے تو بھی مجھے کوئی افسوس نہیں ـــــ بہرحال میں اپنی طرف سے ایک شاندار بندوق آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں" ہیڈن نے کہا۔ ابھی دونوں کی گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک عجیب واقعہ ہوا:

دربان نے بڑے ادب کے ساتھ بادشاہ کی خدمت میں عرض کیا کہ زولو ملاقاتی آئے ہیں۔

"بھیج دو" ـــــ سیٹی وایو نے کہا اور تھوڑی دیر بعد دو زولو وہاں آئے۔ ان میں سے ایک دراز قد صحت مند نوجوان زولو سپاہی تھا اور پوری طرح مسلح۔ وہ کپتان تھا۔ دوسرا آدمی ادھیڑ عمر تھا اور غیر مسلح۔ وہ سپاہی نہیں تھا۔

"نوجوان کپتان ادب سے زمین پر گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا اور بولا: "میرا نام ناہون ہے۔ میں زومبا

کا بیٹا ہوں ۔ یہ میرا ماموں اگوتا ہے میرے باپ کی سب سے چھوٹی بیوی کا بھائی۔"

"تم یہاں کیوں اور کس لئے آئے ہو، فوج کو چھوڑ کر یہاں آنے کی تمہیں جرأت کس طرح ہوئی؟" بادشاہ نے گرج کر پوچھا۔

"میں اپنے افسر سے رخصت لے کر حاضر ہوا ہوں" ناہون نے جواب دیا "اور میرے آنے کا مقصد آپ سے اجازت حاصل کرنا ہے۔"

"کس بات کی اجازت؟" بادشاہ نے پھر اسی غصیلے لہجے میں دریافت کیا۔

میرے ماموں کی ایک بیٹی ہے۔ نانیا اس کا نام ہے ہم شادی کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی اجازت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ شادی کے معاوضے کے طور پر اپنے ماموں کو پندرہ عمدہ گائیں اور بچھڑے پہلے ہی دے چکا ہوں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ آپ ہی کے علاقے کا ایک سردار مالیٹا جو بڑا طاقت ور ہے ہماری شادی کی راہ میں روڑے اٹکا رہا ہے۔ کیوں کہ وہ بھی نانیا سے شادی کرنے کی خواہش مند ہے ___"

" خاموش" سیٹی وایو نے چیخ کر کہا "تمہیں شرم نہیں آتی کہ اس وقت شادی کرنے کی خواہش کا اظہار کر رہے ہو جب سفید فام ہمارے سروں پر جنگ مسلط کرنے کے لئے پر تول رہے ہیں۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ کل ہی میں نے بیس لڑکیوں اور ان کے باپوں کو موت کی سزا دی ہے اس لئے کہ انہوں نے میری اجازت کے بغیر اپنی بیٹیوں کی شادیاں کردی تھیں، میں نے ان کی لاشیں چوراہوں پر پھنکوا دیں تاکہ دوسروں کو عبرت ہو، کیا تم لوگ بھی اپنا یہی حشر چاہتے ہو۔ تمہاری گستاخی کی سزا بڑی ہے لیکن چونکہ تم میری فوج کے افسر ہو، میں تمہیں معاف کرتا ہوں، شادی کا خیال دماغ سے نکال دو اور سُن بڈھے! تیری سزا یہ ہے کہ تو اگلے چاند کے پہلے ہفتے میں اپنی بیٹی جسے ناہون بڑی خوب صورت دوشیزہ کہتا ہے اور پندرہ گائیں اور بچھڑے جو تمہیں پیش کئے گئے لے کر شاہی محل میں حاضر ہو جا۔ نانیا اگر واقعی خوبصورت ہوئی تو میں اسے اپنی بیوی بناؤں گا"

ہیڈن خاموشی سے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ اس نے دیکھا بڈھے اگوتا کا رنگ یک لخت زرد پڑ گیا۔ ناہون کا البتہ حال مختلف تھا۔ ہیڈن نے دیکھا، بادشاہ کے انکار سے پہلے تو اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمودار ہوئے پھر آہستہ آہستہ اس کی جگہ غصے نے لے لی۔ اس کی گردن اور پیشانی کی رگیں تن کر ابھر آئیں چہرہ سرخ ہو گیا۔ ذرا دیر بعد یہ تاثرات ماند پڑ گئے۔

"سنو! ناہون ___ ابھی فوج واپس جانے کی بجائے تم اس سفید فام کے ساتھ جاؤ۔ یہ ہمارے جنگلوں میں شکار کھیلنے کا خواہش مند ہے۔ یہ ہمیں ایک بندوق بھی پیش کر چکا ہے اس لئے اسے شکار کی اجازت ہے۔ جاؤ اور اسے ساتھ رکھو۔ یہ دھیان رکھنا کہ یہ بھاگ نہ جائے مجھے اس سے کئی کام لینے ہیں ___ جاتے ہوئے اپنے ساتھ کچھ سپاہی لیتے جاؤ۔ اگلے چاند کے پہلے ہفتے میں اسے لیکر یہاں آجاؤ اب تم جا سکتے ہو۔"

دس دن تک وہ جنگل میں مارے مارے پھرتے رہے لیکن انہیں شکار نہ ملا۔ ایک روز وہ ایک پہاڑی کے دامن میں ڈیرہ ڈالے پڑے ہوئے تھے ___ ہیڈن سمجھ چکا تھا کہ وہ قیدی ہے اور ناہون اس کا نگران ___ وہ سوچ رہا تھا کہ موقع ملتے ہی فرار ہو جائے۔ اس وقت ہیڈن اور ناہون اس چھوٹی سی پہاڑی

پر کھڑے تھے۔ ان کی بائیں طرف ایک چھوٹا سا بے حد گھنا جنگل تھا۔ جنگل کے بیچوں بیچ ایک دریا گذرتا تھا۔ اس جنگل کا کیا نام ہے ؟"

ہیڈن نے دریافت کیا۔

"مُردوں کا جنگل ــــ ناہون نے بے خیالی میں جواب دیا۔ وہ اس وقت نانیا کے بارے میں سوچ رہا تھا جس کا گھر وہاں سے کوئی ایک گھنٹے کی مسافت پر تھا۔

"مُردوں کا جنگل ــــ وہ کس طرح ؟ ہیڈن نے تعجب سے پوچھا۔

اس لئے کہ وہاں روحیں رہتی ہیں اور وہ تمام روحیں زندہ ہیں۔ وہاں کوئی زندہ انسان نہیں جا سکتا۔"

ہیڈن آہستہ آہستہ آگے بڑھا چٹان کے کنارے پر کھڑے ہو کر اس نے پھر غور سے دیکھا۔ بائیں جانب ایک گہری جھیل تھی اور اس کے دامن میں اس راستے پر جو چٹان اور جنگل کے درمیان تھا، ایک جھونپڑی تھی ــــ تنہا اکیلی جھونپڑی۔

"اس جھونپڑی میں کون رہتا ہے ــــ ؟" ہیڈن نے متعجب ہو کر پوچھا۔

"عظیم کاہنہ الیانوسی ــــ جس کا مطلب ہے "مگس" (شہد کی مکھی) کیونکہ وہ اُن روحوں سے مستقبل کی پیشگوئیاں جمع کرتی ہے جو مُردوں کے جنگل میں رہتی ہیں۔"

"کیا وہ یہ بتا سکے گی کہ مجھے کوئی شکار ملے گا یا نہیں۔"

"شاید ــ ناہون نے مسکرا کر جواب دیا" ــ جو لوگ کاہنہ کے پاس جاتے ہیں یا تو انہیں کچھ بھی سننا نہیں پڑتا یا پھر انہیں وہ باتیں سننی پڑتی ہیں جن کا تذکرہ انہیں ناگوار گزرتا ہے۔"

ناہون اور ہیڈن کاہنہ کی جھونپڑی میں داخل ہو گئے وہ عجیب و غریب حلیئے میں تھی شیر کی گندمی کھال میں ملبوس اس بوڑھی کاہنہ کو دیکھ کر دل پر خوف طاری ہو جاتا تھا۔ اس کی آنکھوں میں چیتے کی آنکھوں جیسی چمک اور عیاری تھی وہ جلتے ہوئے الاؤ کے پاس بیٹھی تھی جس کے گرد انسانی کھوپڑیاں یوں جوڑا جوڑا کر کے رکھی تھیں جیسے وہ آپس میں باتیں کر رہی ہوں ــــ ہیڈن نے دیکھا اس کی گردن کے گرد ایک سانپ لپٹا ہوا تھا اور اسے پتہ تھا کہ وہ افریقہ کا سب سے زہریلا اور خطرناک ترین قسم کا سانپ ہے ــــ ہیڈن اور ناہون چپ چاپ اس کے پاس بیٹھے رہے۔

"سفید فام کس لئے آئے ہو؟" بوڑھی کاہنہ نے کہا "بولتے کیوں نہیں ــــ لیکن نہیں تمہارے بولنے کی ضرورت نہیں۔ میں تمہارے خیالات پڑھ سکتی ہوں ... اور ناہون زومبا کے بیٹے! تمہیں تو اپنی فوج کے ساتھ ہونا چاہیئے تھا سفید فاموں سے جنگ کرنے کے لئے جو سفید فاموں اور زولوؤں کی آخری خوفناک جنگ ہو گی۔ اگر جنگ سے خوف زدہ ہو تو تمہیں حسین نانیا کے پاس ہونا چاہیئے تھا مگر تم زندگی میں اس سے نہیں مل سکتے۔"

"میں اس لئے آیا ہوں کہ تم اپنے علم سے مجھے یہ بتاؤ کہ مجھے کوئی شکار ملے گا یا نہیں ــــ" ہیڈن نے کہا۔ ناہون نے کوئی جواب نہ دیا وہ ادب سے بیٹھا رہا ــ کاہنہ نے ایک قہقہہ لگایا اور بولی۔

"سفید فام بتاؤ مجھے اس کا کیا معاوضہ دو گے۔"

"اس وقت تو میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے ــــ" ہیڈن نے کہا۔

"کوئی بات نہیں ــــ" کاہنہ نے پھر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا "کوئی بات نہیں۔ میں زیادہ لالچی نہیں ہوں۔ میں معاوضہ پھر لے لوں گی۔ اس وقت جب ہم دوبارہ ملیں گے اور وہ وقت دُور نہیں۔"

پھر کاہنہ دفعتاً اپنی جگہ سے اُچھلی اور اس سے پہلے کہ ہیڈن کچھ سمجھ سکتا، اس نے اس کے سر سے بالوں کی ایک لٹ کاٹ لی بس مجھے یہی کچھ درکار تھا، آئے ہو تو اپنی تقدیر کا لکھا سُن لو..... نومبا کے بیٹے تم بھی اپنے بالوں کی ایک لٹ کاٹ کر مجھے دو۔"

ناہُون نے فوراً کاہنہ کے حکم کی تعمیل کی۔ اب وہ پھر آگ کے روبرو کھڑی تھی۔ اس نے اپنے تھیلے میں سے چند خشک جڑی بوٹیاں نکالیں اور شعلوں میں پھینک دیں۔ گاڑھا نیلگوں دھواں اٹھا اور اس نے کاہنہ کے چہرے کو لپیٹ میں لے لیا۔ پھر اس نے ہیڈن اور ناہون کے بالوں کی لٹیں بھی آگ میں پھینکیں۔ وہ چرچرا کر جلنے لگیں — اب وہ زور زور سے سانس لے کر دھواں اپنے پھیپھڑوں میں کھینچ رہی تھی۔ چند لمحوں میں اس کا جسم اکڑنے لگا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور دفعتاً بیٹھ گئی۔ اس کا سر اوپر کی جانب اٹھا ہوا تھا۔ ہیڈن نے دیکھا اس کے چہرے کا رنگ نیلگوں ہو چکا تھا، اور آنکھیں اپنے حلقوں میں اس طرح ڈوب گئی تھیں جیسے مُردے کی۔ تھوڑی دیر خاموشی طاری رہی — پھر وہ بولنے لگی —

"سُن لے سفید فام، تیرا جسم خوبصورت اور سفید ہے، لیکن دل سیاہ ہے خون کی طرح سیاہ تجھے شکار ضرور ملے گا اور وہ تجھے مُردوں کے جنگل میں لے جائے گا — اس کی شکل ایک شیر کی ہو گی، اس کی شکل ایک دوشیزہ جسے بادشاہ اور دریا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے — سفید جسم اور سیاہ دل! میرے الفاظ اس وقت یاد کرنا جب جنگ کی حشر سامانیاں تیرے ارد گرد پوری شدت سے برپا ہوں گی اور میرے لفظ اُن آخری لمحات میں موت کے روبرو کھڑے ہوں گے۔

"سُن لے سیاہ چہرے اور سیاہ جسم والے ناہُون! میں تیرے دل میں جھانکتی ہوں جو دودھ کی طرح سفید ہے — ہاں جنگ کا بازار گرم ہے۔ تعاقب کر کیوں کہ وہ زبان جو جھوٹ بولتی ہے رحم کی درخواست نہیں کر سکے گی۔

سفید دل! موت کیا ہے؟ موت میں زندگی ہے، اور مُردوں کے درمیان تو اپنی زندگی تلاش کریگا، جو کھو گئی کہ وہ جسے بادشاہ اور دریا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، وہاں تیرا انتظار کرتی ہو گی۔"

"سفید فام تو ہنس کیوں رہا ہے؟ ناہُون نے پوچھا
"میں اس بڑھیا کی بے معنی باتوں پر ہنس رہا ہوں" ہیڈن نے کہا۔

"وقت بتائے گا کہ یہ باتیں بے معنی ہیں یا بامعنی" کاہنہ نے کہا۔ اس کی نظر ہیڈن کی انگلی میں پڑی ہوئی اس طلائی انگوٹھی پر پڑی جو سانپ کی شکل کی تھی سانپ کی آنکھوں کی جگہ دو چھوٹے چھوٹے قیمتی زمرّد جڑے ہوئے تھے۔
"سفید فام ایک سانپ میرے گلے میں ہے اور دوسرا یہ تم مجھے دے دو" کاہنہ نے کہا "میں اسے اپنی انگلی میں پہنوں گی۔"

"اس کے لئے تو تمہیں میری موت کا انتظار کرنا پڑے گا۔" ہیڈن نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے" کاہنہ نے مطمئن لہجے میں کہا۔ "میں اس وقت کا انتظار کروں گی جب تم مُردہ ہو گے۔ اس وقت یہ انگوٹھی لے لوں گی اور کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکے گا کہ میں نے چوری کی ہے۔ ناہُون تم سفید فام کے اس وعدے کے گواہ ہو گے۔"

ہیڈن کانپ گیا۔ کیا بڑھیا جو کچھ کہہ رہی ہے وہ سچ

ثابت ہوگا؟ مگر جلد ہی اس نے ان خیالات کو ذہن سے جھٹک دیا اور ناہون سے کہا۔ "اٹھو چلیں۔"

دوسرے ہی دن کاہنہ کی پہلی پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی۔ اس روز بھی وہ شکار کی تلاش میں نکلے تھے۔ اور بالکل غیر متوقع طور پر انہیں جنگل میں ایک جگہ بھینسیں مل گئیں اور ان کے ساتھ ایک قوی ہیکل بھینسا تھا۔ ہیڈن اور اس کے ساتھی پیٹ کے بل رینگتے ہوئے آہستہ آہستہ ان کی طرف بڑھنے لگے بندوق صرف ہیڈن کے پاس تھی اس کے ساتھی تیروں اور برچھیوں سے مسلح تھے۔۔۔ تیس گز کے فاصلے پر پہنچ کر ہیڈن رک گیا۔ اور بھینس کا نشانہ لے کر اس نے پہلی گولی چلائی جو شاید اس کے دل میں لگی اور بھینس مر گئی۔ دوسری بھینسوں نے بھاگنے کی بجائے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ ہیڈن نے فوراً دوسرا کارتوس نال میں ڈال کر بھینسے کا نشانہ لیا اور گولی چلادی جو بھینسے کی گردن یا شاید کندھوں پر لگی۔

وہ اگلی ٹانگوں کے بل زمین پر گرا دفعتاً اٹھا اور بھاگ کھڑا ہوا اور اس کے پیچھے ریوڑ دوڑ پڑا۔

ہیڈن نے کچھ آدمی تو مری ہوئی بھینس کا گوشت کاٹ کر کیمپ میں لے جانے کے لئے وہیں چھوڑ دیئے اور خود ناہون اور چند ساتھیوں کے ہمراہ زخمی بھینسے کے تعاقب میں چل پڑا۔۔۔ زمین پر گرے ہوئے خون کے دھبے ان کی رہنمائی کر رہے تھے۔۔۔ لمبی لمبی گھاس، جھاڑیوں اور سبزے کو عبور کرتے ہوئے آخر وہ ایک ایسے مقام پر پہنچ گئے جہاں زمین پتھریلی تھی۔ لیکن یہاں آکر خون کے دھبے غائب ہوگئے تھے۔ کئی گھنٹے کے طویل سفر اور دھوپ کی وجہ سے وہ تھک گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے درختوں کی چھاؤں تلے بیٹھ کر خشک گوشت کھانا شروع کر دیا۔ ان کے چار ساتھی پانی پینے کے لئے قریب ہی بہتی ہوئی ایک ندی کی طرف چلے۔۔۔ بمشکل آدھ منٹ بعد ایک ہولناک چیخ سنائی دی۔ سب نے چونک کر دیکھا۔ ان کا ایک ساتھی فضا میں بلند تھا۔۔۔ دوسرے لمحے وہ زمین پر گرا سب اس کی طرف دوڑ پڑے۔

زخمی بھینسا ان کے قریب ہی ندی کے کنارے گھنی جھاڑی میں دیر سے چھپا بیٹھا تھا۔ اس نے ایک آدمی پر حملہ کیا اور نوکیلے سینگوں پر اٹھا کر اوپر اچھال دیا تھا اس آدمی کا سینہ کھل گیا تھا اور وہ مر چکا تھا۔ بھینسا بھاگ اٹھا اور ہیڈن اور ناہون کو اپنے ساتھ لے کر اس کے تعاقب میں چل پڑا۔

"جانتے ہو۔ اس وقت ہم کہاں ہیں؟" ایک چھوٹی سی چٹان پر کھڑے ہوئے ناہون نے ہیڈن سے کہا۔۔۔ "وہ دیکھو سامنے مردوں کا جنگل ہے اور بھینسے کا رخ اسی طرف ہے۔"

ٹھیک ہے۔ ہمیں اس کے پیچھے جنگل میں جانا پڑے گا۔

نہیں تم مردوں کے جنگل میں [illegible] بولا۔

"میں ضرور جاؤں گا۔ ہاں اگر تم خوف زدہ ہو تو بے شک یہیں رہو میں اکیلا ہی چلا جاؤں گا۔" ہیڈن نے جواب دیا۔

"میں روحوں سے خوف زدہ ضرور ہوں لیکن اس کے باوجود میں تمہارے ساتھ جاؤں گا،" ناہون نے کہا۔۔۔ "اس لئے کہ بادشاہ نے مجھے حکم دیا تھا کہ ہر وقت تمہارے ساتھ رہوں اور تمہاری نگرانی کروں۔۔۔"

دونوں مردوں کے جنگل میں داخل ہوگئے۔۔۔ وہ واقعی بہت ڈراؤنی جگہ تھی۔ بلند و بالا درختوں کی پھیلی ہوئی شاخیں اوپر جاکر آپس میں مل گئی تھیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پورے جنگل پر ایک چھت سی پڑی ہوئی ہے۔ ہوا

میں عجیب قسم کی نمدار بو رچی ہوئی تھی اور پورے جنگل پر پُراسرار سا سناٹا طاری تھا۔ کسی پرندے کی چہکار تک سنائی نہ دیتی تھی۔ دونوں جنگل میں آگے ہی بڑھتے چلے گئے جا بجا گلے سڑے پتوں اور نمدار زمین پر پڑے ہوئے خون کے دھبے ان کی رہنمائی کر رہے تھے۔ کوئی ایک میل آگے جا کر انہوں نے دیکھا کہ خون کے دھبے اب بڑے بڑے ہو گئے تھے بلکہ اب تو خون کی ایک لکیر دکھائی دینے لگی تھی جس کا مطلب تھا کہ بھینسے کے زخم کا منہ زیادہ کھل گیا ہے اور خون زیادہ تیزی سے بہنے لگا ہے ہلکی سی روشنی میں وہ احتیاط سے چلتے ہوئے کچھ ہی آگے گئے ہوں گے کہ ناہون یک لخت رُک گیا۔ کچھ دیر وہ غور سے دیکھتا رہا پھر بولا "اُدھر دیکھو۔ ان دو درختوں کے پتوں کے درمیان" ہیڈن نے بھی غور سے دیکھا۔ دونوں تنوں کے درمیان اس طرف کوئی سیاہ رنگ کی بڑی سی چیز تھی۔ پھر اُسے سینگ نظر آئے۔ وہ بھینسا تھا جو بالکل بے حس و حرکت پڑا تھا ہیڈن نے کہا کہ وہ مر چکا ہے۔ لیکن ناہون نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اس پر ایک اور گولی چلاؤ۔

ہیڈن ایک گھٹنا ٹیک کر زمین پر بیٹھ گیا۔ اس نے بڑی احتیاط سے بھینسے کا نشانہ لیا اور گولی چلا دی جنگل کی گھمبیر خاموشی میں ایک خوفناک دھماکا ہوا گولی بھینسے کی ریڑھ کی ہڈی پر لگی اگلے لمحے بھینسا اٹھا اور ان کی طرف لپکا ـــ ہیڈن کے لئے اتنا وقت نہیں تھا کہ بندوق کھول کر دوسرا کارتوس ڈال سکے بھینسا سر پر آن پہنچا تھا۔ موت سر پر کھڑی تھی ـــ لیکن دفعتاً ناہون اپنا نیزہ تول کر آگے بڑھا اور جونہی بھینسا اس کی زد میں آیا، پوری قوت سے نیزہ بھینسے کے جسم میں اُتار دیا۔ بھینسا رُک گیا ادھر اُدھر دیکھا اور گر پڑا۔ اب وہ مر چکا تھا۔

ہیڈن اور ناہون واپس چل پڑے۔ ہیڈن کو ایک خیال سوجھا ـــ فرار کا یہ بہترین وقت ہے، اس نے سوچا میں اگر دوڑ پڑوں تو ایک گھنٹے میں زدولینڈ کی سرحد پر پہنچ جاؤں گا۔ اس کے بعد کوئی خطرہ نہیں ـــ ناہون اس وقت اکیلا میرے ساتھ ہے۔ اس کا نیزہ ٹوٹ چکا ہے اور وہ بالکل غیر مسلح ہے اس کے مقابلے میں میرے پاس بھری ہوئی بندوق ہے۔ اگر اس نے میرا راستہ روکنے کی کوشش کی تو میں آسانی سے گولی کا نشانہ بنا سکتا ہوں۔

ہیڈن نے ایک درخت تلے رُک کر بندوق کی نالی ناہون کی طرف کر دی اور کہا "ناہون ۔ اپنی جگہ سے جنبش نہ کرو ورنہ گولی چلا دوں گا۔ میری بات سنو اور سمجھنے کی کوشش کرو۔ تمہیں معلوم ہے میں یہاں قیدی ہوں۔ اب میں آزادی چاہتا ہوں، اور آزادی کا یہ بہترین وقت ہے۔ اگر تم میرا راستہ نہ روکو تو میں ایک گھنٹہ بعد زدولینڈ کی سرحد عبور کر جاؤں گا اور اگر تم میری راہ میں حائل ہوئے تو یہ نہ بھولنا کہ میرے پاس بندوق ہے!"

ناہون ـــ بڑے پُرسکون انداز میں اس طرف تھوڑی دیر دیکھتا رہا پھر بولا:

"سفید فام تم واقعی سیاہ دل ہو ـــ تم جانتے ہو کہ بادشاہ نے مجھے تمہاری نگرانی کا حکم دیا تھا ـــ پھر میں تمہیں جانے کی کس طرح اجازت دے سکتا ہوں؟"

"تم اس بادشاہ کا حکم مان رہے ہو جو تمہاری منگیتر پر قبضہ جمانے کی فکر میں ہے ـــ چھوڑو اسے اور اگر چاہو تو تم بھی میرے ساتھ بھاگ چلو۔"

"اپنے سارے خاندان کو بادشاہ کے رحم و کرم پر چھوڑ کر میں کیسے جا سکتا ہوں سفید فام۔"

"تو پھر میرا راستہ نہ روکو.... مجھے جانے دو" ہیڈن

نے کہا۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔ تم میرے سینے میں گولی مار کر ہی فرار ہو سکو گے۔ میں سپاہی ہوں اور اپنے فرض کو پہچانتا ہوں۔ لو مارو گولی۔"

ناہون مسکراتا ہوا سینہ تان کر کھڑا ہوگیا۔

"میں تمہاری بہادری اور فرض شناسی کی داد دیتا ہوں۔ ہیڈن نے بندوق سے اس کے دل کا نشانہ لیتے ہوئے کہا" مجھے تمہیں ہلاک کرتے ہوئے دکھ ہو رہا ہے۔ لیکن میں اپنی جان کی حفاظت کے لئے ایسا کر رہا ہوں۔"

ہیڈن لبلبی دبانا چاہتا ہی تھا کہ قریبی درخت کی ایک موٹی شاخ پر ایک چیتا غرایا اور بجلی کی طرح ہیڈن پر کود پڑا۔ دوسرے لمحے بندوق دور جا پڑی تھی، ہیڈن زمین پر پڑا ہوا تھا اور چیتا اسکے سینے پر سوار تھا۔ چیتے کا ایک پنجہ ہیڈن کی ران میں اور دوسرا سینے میں اتر گیا۔ چیتے نے منہ کھول کر ہیڈن کے سر کو جبڑوں میں لینا چاہا تو چیتے کی پیٹھ پر زور سے ڈنڈا پڑا۔ چیتے نے ہیڈن کو چھوڑ دیا اور ناہون پر لپکا۔ اسے ڈنڈا اسی نے مارا تھا۔ اس کا نیزہ تو چیتے کے جسم میں ٹوٹ گیا تھا۔ اب اس کے ہاتھ میں اتفاق سے درخت کی موٹی اور خشک شاخ آگئی تھی۔ چیتا اس کی طرف مڑا تو ناہون نے اسکے منہ پر ڈنڈا مارا اور اس کی جست کی زد سے ایک طرف ہوگیا۔ چیتا پیچھے ہٹ کر پھر حملہ آور ہوا لیکن ناہون بہت پھرتیلا ثابت ہوا۔ وہ ہر حملے میں چیتے کے منہ اور سر پر وار کرتا تھا ہیڈن ایسا بری طرح زخمی تھا کہ ناہون کی مدد کرنے کے قابل نہ تھا۔ آخر ناہون نے چیتے کی کھوپڑی توڑ کر مار دیا۔

ہیڈن نے اس کا شکریہ ادا کیا تو ناہون نے اسے کہا شکریہ ہمارے بادشاہ کا ادا کرو جس نے مجھے تمہاری حفاظت کے لئے مجھے ساتھ بھیجا ہے ناہون بات کر ہی رہا تھا کہ ہیڈن پر غشی طاری ہوگئی۔

جب ہیڈن کو ہوش آیا تو اس نے ایک نسوانی آواز سنی "ناہون! سفید فام کو ابھی تک ہوش نہیں آیا؟"

"کوئی بات نہیں نانیا!" ہیڈن کو ناہون کی آواز سنائی دی" یہ خطرے سے نکل آیا ہے۔ زخم جلد ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔"

"ناہون" نانیا نے دکھی لہجے میں کہا" ناہون! اگر تم سفید فام کی بات مان لیتے تو کیا حرج تھا؟ اس نے تمہیں بھی اپنے ساتھ بھاگ چلنے کے لئے کہا تھا۔ اس کی بھی جان بچ جاتی اور تمہاری بھی ___ اب بھی وقت ہے۔ آؤ یہاں سے بھاگ چلیں۔ اس وقت سے اگر ہم نے فائدہ نہ اٹھایا تو ہم ایک دوسرے کو ساری عمر نہ پا سکیں گے۔"

"میرا امتحان نہ لو نانیا" ناہون نے جواب دیا۔ "محبت اور فرض کی جنگ میں فرض نے فتح پائی ہے، میں سپاہی ہوں بادشاہ کا ہر لفظ اور ہر حکم میرے لئے تقدیر کی حیثیت رکھتا ہے۔"

"نہیں ناہون" نانیا نے غم زدہ لہجے میں کہا" اپنے آپ کو فریب نہ دو، تم اس بادشاہ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر رہے ہو جو تمہاری منگیتر پر قبضہ کرنے کی فکر میں ہے۔" نانیا نے کہا" صاف صاف کیوں نہیں کہتے کہ تمہیں مجھ سے بالکل محبت ہی نہیں ہے۔"

"یہ بات کہہ کر میرے دل کے ٹکڑے نہ کرو نانیا۔ چپ رہو۔ خدا کے لئے مجھے مجبور نہ کرو ___ تم نہیں جانتیں کہ میرے جذبات کی کیا حالت ہے۔" ناہون نے گلوگیر آواز میں کہا اور نانیا کے جواب کا انتظار کئے بغیر باہر نکل گیا نانیا اب سسکیاں لے رہی تھی ___ ہیڈن نے آنکھیں کھول دیں اور اس کی طرف دیکھا ___ اور دیکھتا ہی رہ گیا

بادشاہ کے سامنے ناہون نے بالکل ٹھیک کہا تھا۔ وہ خوب صورت تھی۔ بلاشبہ بے پناہ خوب صورت۔ بہت دیر تک ہیڈن کی نگاہیں اس کے دل کش چہرے اور سڈول بدن کا جائزہ لیتی رہیں۔ نانیا اپنے خیالوں میں ڈوبی، پریشان اور رنجیدہ جھونپڑی کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی تھی اس کی نظر بھی ہیڈن پر پڑی تو بولی —— "ہوش آگیا تمہیں سفید فام؟"

"ہاں، شکریہ خاتون" ہیڈن نے جواب دیا "لیکن میں اٹھ نہیں سکتا۔"

نانیا نے دودھ کا پیالہ اٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے ہیڈن کو سہارا دے کر بٹھا دیا۔ بولی۔ دودھ پی لو —" ہیڈن نے دودھ پیا تو جیسے اس کے رگ و پے میں ایک نئی روح دوڑ گئی۔ ہیڈن کو لٹا کر وہ خاموشی سے اس کے زخموں کی مرہم پٹی کرنے لگی۔ ہیڈن چپ چاپ اسکو دیکھتا رہا۔ اس پر دو لڑکی کے حسن کا سحر طاری ہو چلا تھا۔ نانیا مرہم پٹی سے فارغ ہو کر اٹھی اور پھر دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔

ہیڈن نے اس کے اچھے سلوک کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا —"تم خوش قسمت ہو کہ اپنے بادشاہ کی ملکہ بن رہی ہو" نانیا نے آہ بھر کر کہا "کاش ایسا کبھی نہ ہو، یہی تو ایک غم ہے جو مجھے کھائے جا رہا ہے۔"

ہیڈن اس کے جذبات کو خوب سمجھتا تھا۔ اس نے اس کو تسلی دیتے ہوئے کہا "غم نہ کرو۔ انتظار کرو —— بڑی ہی کٹھن مشکلیں آسان ہو جایا کرتی ہیں۔"

نانیا ہر روز آتی اور اس کی مرہم پٹی اور تیمارداری کر کے چلی جاتی۔ وہ ہیڈن کے دل میں اترتی چلی جا رہی تھی، لیکن وہ کبھی اظہارِ محبت کی جرأت نہ کر سکا۔ حتیٰ کہ وہ دن آیا کہ ہیڈن کے زخم بھر آئے اب وہ ہر وقت جھونپڑی میں رہنے کی بجائے وقتاً فوقتاً باہر ٹہلنے کے لئے بھی نکل جاتا تھا۔

ایک روز شام کے جھٹپٹے میں وہ باہر نکلا۔ دور دور تک سبزہ اور جھاڑیاں تھیں وہ ایک درخت سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا اور نانیا ہی کے بارے میں سوچنے لگا۔ نانیا چشمے سے پانی بھر کر آ رہی تھی۔ وہ لمحہ بہ لمحہ اس کے قریب آ رہی تھی لیکن اس نے ابھی تک ہیڈن کو دیکھا نہیں تھا۔ جب وہ اس سے تھوڑے سے فاصلے پر رہ گئی تو اچانک ایک چھوٹا سا سانپ جو شاید راستے میں پڑا تھا نانیا کے قدموں کی چاپ سن کر اٹھا اور جلدی سے گھاس میں چلا گیا۔ نانیا خوف زدہ ہو کر اچھلی تو پانی کا برتن اس کے سر سے گر گیا اور سارا پانی بہہ گیا۔ ہیڈن جلدی سے آگے بڑھا اور بولا کوئی بات نہیں نانیا تم یہیں رکو میں تمہارے لئے چشمے سے پانی لے کر آتا ہوں۔"

"نہیں سفید فام شکریہ۔ میں خود ہی لے آتی ہوں" نانیا نے کہا لیکن ہیڈن برتن اٹھا کر چشمے کی طرف جا چکا تھا جب وہ پانی لے کر واپس آیا تو نانیا وہیں کھڑی تھی۔

"کہو تو میں تمہیں گھر تک چھوڑ آؤں۔" ہیڈن نے کہا اور شکریے کے لہجے میں کہنے لگا —" تم نے میری جان بچائی ہے اگر تم نہ ہوتیں تو اب تک میں مر چکا ہوتا۔"

"میں نے نہیں سفید فام، ناہون نے چیتے کو ہلاک کر کے تمہاری زندگی بچائی اور پھر زخمی ہونے کے باوجود تمہیں اٹھا کر یہاں تک لایا۔"

"لیکن اس نے میرا جسم بچایا اور تم نے میری روح کو نئی زندگی بخشی ہے نانیا" ہیڈن نے جذباتی لہجے میں کہا۔ "سنو نانیا۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔"

"مجھ سے ؟ ایک زولو لڑکی سے ؟" نانیا نے حیرت زدہ ہو کے کہا "سفید فام تم یہ کیا کر رہے ہو ؟"

"بالکل سچ کہہ رہا ہوں نانیا۔ میں تم کو اپنی بیوی بنانے کا خواہش مند ہوں۔"

"شکریہ سفید فام۔ تم نے مجھے عزت بخشی ہے۔ لیکن میں پہلے ہی کسی کی ہو چکی ہوں۔ لیکن تمہاری شادی بادشاہ سے ہونے والی ہے۔"

"یہ شادی نہیں ہو گی سفید فام۔ زولو لڑکیاں اپنی محبت کے لئے جان دے دیا کرتی ہیں۔ میں دریا میں کود کر خودکشی کر لوں گی۔"

"تم جیسی حسین لڑکی کو کیوں بے بسی کی موت نہیں مرنا چاہیئے نانیا۔ میری مانو اور میرے ساتھ چلی چلو۔ ہم راتوں رات زولولینڈ سے نکل کر ناٹال چلے جائیں گے۔"

"نہیں سفید فام میں ناہون کی ہو چکی ہوں۔ اب اس سے مجھے کوئی جدا نہیں کر سکتا۔"

ہیڈن بے بس ہو گیا۔ اس زولو لڑکی کے آگے وہ شکست کھا گیا۔ لیکن ابھی اس کے پاس ایک حربہ تھا مکاری کا ـــــ وہ کچھ دیر خاموش رہا۔ اور پھر بولا۔

"ٹھیک ہے نانیا ـــــ میں تمہاری محبت اور وفا کی قدر کرتا ہوں۔ مجھے بھی تم سے محبت ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ تم کسی اور کی ہو لیکن میری محبت کا تقاضا ہے کہ میں تمہیں خوش دیکھوں، اور تمہاری حفاظت کروں۔ ابھی مجھے ایک تجویز سوجھی ہے تم اگر ناہون کو تیار کر لو تو ہم سب اکٹھے یہاں سے فرار ہو کر ناٹال چلے جائیں گے وہاں تم دونوں شادی کر لینا، اور بلا خوف و خطر میرے پاس رہنا۔ زولو بادشاہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا جہاں تک میرا تعلق ہے میں تم لوگوں کی ہر طرح سے مدد کرنے کے لئے تیار ہوں گا۔"

"مگر ناہون مانے گا نہیں" نانیا نے کہا۔

"تم کوشش کرو نانیا، اگر وہ تم سے سچی محبت کرتا ہے تو ضرور مانے گا۔ تم اسے چلنے پر مجبور کرو۔"

"بہتر ہے۔ میں کوشش کروں گی، شاید ... شاید وہ مان جائے۔"

اس رات نصف شب کے قریب ہیڈن کی جھونپڑی پر آہستگی سے دستک ہوئی اس کے ساتھ ہی نانیا اندر آئی اس کے پیچھے اس کا باپ اور اس کے پیچھے ناہون بھی اندر آ گیا نانیا نے کہا "سفید فام، ناہون میری بات مان گیا ہم سب چلیں گے۔ میرا باپ بھی ہمارے ساتھ ہو گا۔"

باقی تمام رات وہ فرار کی اسکیم مرتب کرتے رہے۔

صبح کے وقت جھونپڑے سے باہر کسی کے شور و غل سے ہیڈن کی آنکھ کھل گئی۔ باہر جا کے دیکھا۔ ایک ہٹا کٹا زولو نانیا کے باپ کو گالیاں دے دے کر کہہ رہا تھا ـــــ "تو نے اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اس سپاہی ناہون سے اس کی منگنی کر دی۔ اس کے بعد تم دونوں نے جا کر میرے خلاف بادشاہ کے کان بھرے اسے میرے خلاف کر دیا اور تو نے اپنے مکروہ جادو سے میرے جانوروں کا دودھ خشک کر دیا اب گائیں دودھ کا ایک قطرہ نہیں دیتیں۔ میں تجھ سے تیرے کرتوت کا بدلہ لوں گا اور تیرے سارے خاندان کو ہلاک کر کے تیرے گھر کو آگ لگا دوں گا"

نانیا کا باپ خوف سے کھڑا کانپ رہا تھا ناہون نے اس زولو کو جس کا نام ماپوٹا تھا گردن سے پکڑ کر اس قدر زور سے دھکا دیا وہ دور تک لڑھکتا چلا گیا۔

ہیڈن نے یہ نظارہ دیکھا اور قہقہہ لگا کر چشمہ کی طرف چلا۔ جو وہاں سے کچھ فاصلے پر تھا چشمے کے کنارے جا کر وہ رک گیا۔ اور بلند

دریا، درختوں سر بفلک پہاڑیوں اور حدِ نظر تک پھیلے ہوئے سبزے کو دیکھنے لگا۔ یہ خوبصورت منظر تھا۔ شکست خوردہ ماپوٹا گھوڑے پر سوار چلا آرہا تھا۔ اس کا منہ غصے اور بے عزتی کے جذبات سے سرخ ہو رہا تھا۔ ہیڈن چند لمحے اس کی طرف دیکھتا رہا۔ دفعتہً اسے ایک تجویز سوجھی اس نے ماپوٹا کو روک کر کہا "سردار ماپوٹا مجھے تمہاری بے عزتی پر دلی رنج ہوا ہے، اس لونڈے اور بے حقیقت سپاہی نے تمہارا لحاظ نہیں کیا۔"

"میں اس سے خوفناک انتقام لوں گا۔" ماپوٹا نے پھنکار کر کہا۔

"کس طرح؟" ہیڈن نے پوچھا اور کہا "کہو تو میں ایک تجویز بتاؤں، جس سے تم اپنے دشمنوں سے بے عزتی کا انتقام لے سکتے ہو۔ لیکن اس کے بدلے تمہیں ایک چیز میرے حوالے کرنی ہوگی۔"

"وہ کون سی چیز ہے سفید فام؟" اس نے پوچھا۔

"نانیا" ہیڈن نے کہا "میری کامیابی کے بعد تمہیں نانیا میرے حوالے کرنی ہوگی۔ اور اس کے بدلے میں تمہیں اپنی ولایتی بندوق دوں گا۔" ماپوٹا چند لمحے غور کرتا رہا، پھر بولا "نانیا سے میں خود شادی کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اس جیسی لڑکیاں میں پھر بھی حاصل کر سکتا ہوں مجھے منظور ہے تم مجھے بندوق دے دینا۔ مجھے بندوق کی بڑی آرزو ہے۔"

"تو سنو ماپوٹا آج سے چار دن بعد نانیا اس کا باپ اور اس کا منگیتر ناہون یہاں سے اپنے تمام مویشیوں کو لے کر فرار ہو رہے ہیں" ہیڈن نے رازداری سے کہا "بعض وجوہات کی بنا پر میں بھی اس کا ساتھ دینے پر مجبور ہوں۔ وہ صبح کے وقت اس دریا کے کنارے پہنچیں گے جو ناٹال اور زولینڈ کے درمیان سرحد کا کام دیتا ہے۔ تم وہاں اپنے آدمی لے کر آجانا۔ نانیا کے باپ اور ناہون کو قتل کر کے تم اپنا بدلہ لے لینا۔ وہیں پر تم نانیا کو میرے حوالے کر دوگے۔ اور اس کے بدلے میں تمہیں اپنی قیمتی
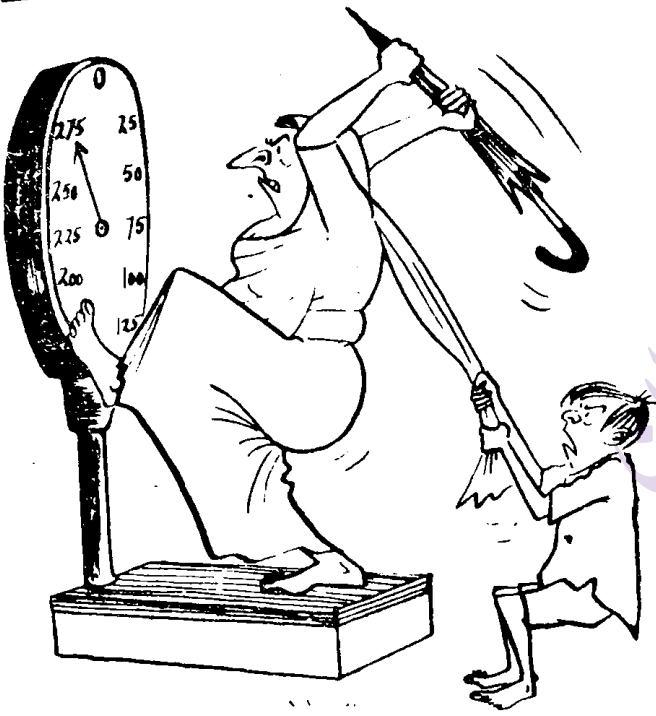
بندوق دوں گا۔"

"مجھے منظور ہے۔" ماپوٹا کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔ "سفید فام تم نے مجھے ایسا راز بتا دیا ہے جس سے میں دشمنوں کو فنا کر سکتا ہوں۔"

اس کے بعد وہ دیر تک اس تجویز کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتے رہے۔ لیکن اس ذات بڈھے ماپوٹا کا دماغ اور کسی اور طرف لگا ہوا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر میں اس سازش کی خبر بادشاہ کو پہنچا دوں تو نہ صرف وہ ان کا خاتمہ کر دے گا۔ بلکہ مجھے انعام دیگا۔ اور ہو سکتا ہے کہ خوش ہو کر وہ نانیا ہی مجھے بخش دے۔"

دو گھنٹے کے بعد جب ماپوٹا اپنے جھونپڑے میں پہنچا تو اس نے سب سے پہلے کام یہ کیا کہ اپنے دو قابل اعتماد آدمیوں کو ساری بات سمجھا کر بادشاہ کی طرف روانہ کر دیا۔

چار دن بعد ناہون نانیا اس کا باپ اور ہیڈن پروگرام کے مطابق فرار کی راہ پر چل پڑے ان کا رخ جنوب کی طرف تھا۔ دریا عبور کر کے انہیں ناٹال کے علاقے میں داخل ہونا تھا

لیکن دریا تک پہنچنے سے پہلے ہی انہیں ماپوٹا کی سرگردگی میں زولو سپاہیوں کے ایک دستے نے گھیرے میں لے کر روک لیا۔ "اس کا کیا مطلب ہے۔" نانیا کے باپ نے خوفزدہ ہونے کے باوجود جرات کر کے پوچھا۔ ہم تو بادشاہ کے حضور میں جا رہے ہیں۔"

ماپوٹا نے ایک قہقہہ لگایا۔ اور بولا "بڈھے شاید تیری عقل ماری گئی ہے۔ بادشاہ جنوب کی طرف نہیں رہتا ادھر تو دریا ہے اور دریا کے پار ناٹال ... سنو بڈھے بادشاہ کو پتہ چل گیا ہے کہ تم فرار ہونا چاہتے ہو۔ اور اس سازش کا راز فاش کرنے والا تمہارا یہ ساتھی سفید فام تھا۔ بادشاہ نے یہ خبر سنتے ہی مجھے حکم دیا کہ مقررہ وقت پر تمہیں پکڑ لوں اور اس کے بعد تمہیں دریا کے حوالے کر دیا جائے۔"

ماپوٹا کی زبان سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ ناہون نے پلٹ کر ہیڈن کی طرف دیکھا اور اس پر چھلانگ لگائی۔ مگر وہ ہیڈن تک نہ پہنچ سکا کیونکہ زولو سپاہیوں نے راستے ہی میں اسے پکڑ لیا۔ "اس بدمعاش کو اچھی طرح قابو کئے رکھو" ماپوٹا سردار نے حکم دیا۔ ہیڈن کا دل دھڑک رہا تھا۔ اسے ماپوٹا کی عیاری پر بڑا طیش آ رہا تھا کہ اس گنجے سردار نے اس کے ساتھ دھوکہ کیا ہے نانیا نے پلٹ کر ہیڈن کی طرف دیکھا۔ اس نے زبان سے ایک لفظ نہ کہا۔ اس کی آنکھوں میں حقارت تھی۔

"چلو اب تمہارا انجام تمہارا منتظر ہے" ماپوٹا نے کہا۔ سپاہیوں کے گھیرے میں وہ آگے بڑھے۔ اور ایک چٹان کے کنارے آ کر رک گئے۔ یہ ایک بلند جگہ تھی۔ اور یہیں سے ایک آبشار پچاس فٹ نیچے دریا میں گرتا تھا۔ اس مقام کو زولو موت کا دریا کہتے تھے کیونکہ سزائے موت کے مجرموں کو یہاں سے نیچے دریا میں گرا کر ہلاک کر دیا جاتا تھا۔

"چلو بڈھے پہلے تم" ماپوٹا نے نانیا کے باپ کو حکم دیا۔ سپاہی اسے گھسیٹتے ہوئے آگے بڑھے۔

"نہیں مجھے چھوڑ دو میں خود ہی آگے جاؤں گا" نانیا کے باپ نے عزم سے کہا۔ سپاہیوں نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ بڑے استقلال سے چلتا ہوا کنارے تک آیا۔ ایک بار اس نے سارے منظر کو دیکھا جیسے اس خوبصورت دنیا کو آخری بار دیکھ رہا ہو اور اس کے بعد بغیر کچھ کہے نیچے کود گیا۔

"خوبصورت لڑکی اب تمہاری باری ہے" ماپوٹا نے کہا "مجھے امید ہے کہ تم اپنے باپ کی طرح بہادری کا ثبوت دوگی اور خود ہی اپنے آپ کو دریا کی لہروں کے حوالے کر دوگی۔"

"یقیناً" نانیا نے بغیر کسی خوف کے کہا اور باوقار انداز میں چلتی ہوئی چٹان کے کنارے جا کھڑی ہوئی۔ "مرنے سے پہلے کچھ کہنا چاہتی ہوں" اس نے کہا "یہ درست ہے کہ ہم لوگ یہاں سے فرار ہو رہے تھے۔ اور فرار کی سزا چونکہ موت ہے اس لئے ہمیں یہ سزا قبول ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سازش کا منصوبہ تیار کرنے والا یہ شخص ہے جو سفید فام ہے۔ لیکن اس کا دل سیاہ ہے اس نے ہمیں فرار ہونے کے لئے ورغلایا تھا۔ پھر اس نے غداری کی اور ہمیں موت کے منہ میں دھکیل دیا۔ اور مرنے سے پہلے یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ سیاہ دل نے ایسا کیوں کیا۔ اس لئے کہ یہ مجھ سے محبت کرتا تھا۔ اور مجھ سے شادی کرنے کا خواہشمند تھا۔ اس نے مجھے اپنے ہمراہ فرار ہونے کے لئے بھی اکسایا۔ لیکن میں نے اس کی محبت کو ٹھکرا دیا جس کا انتقام اس نے اس طرح لیا ہے"

"تم سچ کہتی ہو" بڈھے ماپوٹا نے کہا "اس نے مجھے اس سازش میں شریک کیا تھا کہ میں ناہون اور تیرے باپ کو قتل کر دوں اور تجھے اس کے حوالے کر دوں۔ جس کے بدلے میں اس نے مجھے ایک بندوق دینے کا وعدہ کیا تھا۔"

"دیکھا تم نے ناہون" نانیا نے مڑ کر ناہون سے کہا "جس شخص کی تم نے جان بچائی تھی۔ اس نے یہ صلہ دیا ہے"۔ چند لمحے وہ خاموش رہی پھر بولی "ناہون میں تم سے بڑی شرمسار ہوں

ہیں نے تمہیں غدار ہونے اور اپنے فرض سے منہ موڑنے پر مجبور کیا
مجھے معاف کر دینا۔ ناہون کہ اب ہم آگے کا سفر کر رہے ہیں
ہم اس دنیا میں تو ایک دوسرے کو نہیں پا سکے۔ لیکن موت
کے دروازے سے گذر کر ہم ایک دوسرے کو ضرور مل جائیں گے
میں جا رہی ہوں تم میرے پیچھے آؤ۔ روحوں کے جنگل میں ہماری
ملاقات ہوگی۔"

نانیا نے آخری بار ناہون کو دیکھا۔ جو بالکل خاموش
کھڑا تھا۔ پھر ایک ہلکی سی چیخ سنائی دی اور سو پچاس فٹ نیچے بہتے
ہوئے دریا کی طوفانی لہروں اور آبشار کے قیامت خیز دھارے
میں کود گئی۔

"اب ناہون تم آگے بڑھو" ماپوٹا نے چلا کر کہا۔ لیکن ناہون
جو اب تک چپ چاپ سب کچھ دیکھ رہا تھا شیر کی طرح دھاڑا
اور اپنے اردگرد کھڑے سپاہیوں کو جنہوں نے اسے پکڑ رکھا تھا۔
ادھر ادھر پٹخ کر دیوانوں کی طرح آگے بڑھا۔ اور چیخا
"اب تیری باری ہے غدار۔ اب تیری باری ہے"! اس کے منہ
سے جھاگ بہہ رہا تھا۔ سپاہیوں سے الجھتا ہوا آگے بڑھا تو
راستے میں ماپوٹا کو حائل دیکھ کر اس نے پوری قوت سے اچھل کر
اسے ایک گھونسہ مارا۔ ماپوٹا دور جا گرا۔ پیشتر اس کے کہ ناہون
سفید فام تک پہنچتا۔ زولو سپاہیوں نے جھپٹ کر اسے پکڑ لیا۔
اور اس کے ہاتھ پیر باندھ کر اسے بے بس کر دیا۔

"کیا اسے دریا میں پھینک دیا جائے"؟ ایک زولو سپاہی
نے ماپوٹا سے پوچھا۔

"نہیں۔" ماپوٹا نے ناہون کی دیوانگی سے متاثر ہو
کر کہا "اس کے دماغ کو آسمانی آتش نے چھو کر مقدس بنا دیا ہے
اب ناہون بھی مقدس ہو گیا ہے۔ اب اسے حفاظت سے
ہمیں بادشاہ کے پاس پہنچانا ہوگا۔ اس کے بارے میں وہ فیصلہ
کریگا" زولو پاگل آدمی کو مقدس انسان گردانتے ہیں۔ ان کا
خیال ہے کہ مقدس آسمانی آتش جب کسی انسان کے دماغ کو
چھو لے۔ تو وہ مقدس یعنی پاگل ہو جاتا ہے۔

ہیڈن نے دیکھا کہ سب لوگ ناہون کے اردگرد کھڑے
ہیں اور اس کی طرف کسی کی توجہ نہیں اور ماپوٹا کا گھوڑا بھی
خالی کھڑا ہے۔ اور اس کی بندوق جو ماپوٹا نے چھین لی تھی زمین
پڑی ہے۔ ہیڈن یک لخت دوڑ پڑا۔ اس نے بندوق اٹھائی
کود کر گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہوا۔ اور جب زولو سپاہیوں نے
اسے دیکھا تو وہ کئی سو گز دور جا چکا تھا۔ ماپوٹا پاگلوں کی
طرح اس کے پیچھے بھاگا۔ "میرا گھوڑا، میری بندوق" وہ چیخ
کر دوڑ رہا تھا۔

ہیڈن نے ماپوٹا کو عیاری کی سزا دینے کے لیئے
گھوڑا روکا اور اتر کر زمین پر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے بندوق میں
کارتوس ڈالا اور گھٹنا ٹیک کر ماپوٹا کا نشانہ لینے لگا۔ ماپوٹا کی
نظر جو ایک دم بندوق پر پڑی تو وہ دہشت زدہ ہو کر جہاں تھا
وہیں رک گیا۔ پھر ایک لمحہ ہی کے بعد وہ جس طرح چیختا ہوا آ
رہا تھا اسی طرح شور مچاتا ہوا واپس دوڑ رہا تھا۔ ہیڈن نے
بندوق کا ٹریگر دبا دیا۔ گولی ماپوٹا کی پیٹھ پر لگی۔ وہ لڑکھڑا کر
زمین پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ ہیڈن اچھل کر گھوڑے پر سوار ہوا
اور سرپٹ دوڑنے لگا۔ اس کا رخ ناٹال کی طرف تھا۔

ہیڈن جب ناٹال پہنچا تو اسے معلوم ہوا کہ سفید فاموں اور
زولوؤں کے درمیان اعلان جنگ ہو چکا ہے۔ ہیڈن کے دو
چھکڑے کرائے پر اور ہیڈن کی خدمات معقول معاوضے پر
حاصل کر لی گئیں۔ ہیڈن کا تقرر کالم نمبر ۳ میں ہوا
جس کا کمانڈر لارڈ چیمس فورڈ تھا۔ ۲۰ جنوری ۱۸۷۹ء کو انہوں
نے کوچ کیا۔ اور تیز رفتاری سے زولینڈ جا پہنچے۔

دوسری طرف سے زولو فوجیں بھی چل پڑیں۔ اور کھلے
میدان میں دونوں فوجوں نے ایک دوسرے کے مقابل آ کر ڈیرے

اُن دیئے۔

"وہ پاگل سا نوجوان کون ہے جو جھوتا جھاتا چلا آ رہا ہے"
زدلو سردار نے ایک سپاہی سے پوچھا

"وہ ناہون ہے زدمیا کا بیٹا چند دن پہلے اس کی منگیتر اور اس کا باپ بادشاہ کے حکم سے مار دیئے گئے تھے ناہون اس صدمے سے پاگل ہو گیا ہے۔ کیونکہ مقدس آسمانی آگ نے اس کے دماغ کو چھو لیا ہے۔" اتنی دیر میں ناہون بھی وہاں پہنچ گیا۔

"ناہون کیا چاہتے ہو ۔۔۔ ؟" سردار نے بلند آواز میں پوچھا
میری فوج اور میرے ساتھی سفید فاموں سے جنگ کے لیے جا رہے ہیں۔ مجھے بھی ایک نیزہ و ڈھال دے دو کیونکہ میں بھی لڑنا چاہتا ہوں کہ دشمن فوجوں میں مجھے ایک شخص کی تلاش ہے"
ناہون کو دونوں چیزیں دے دی گئیں۔

اگلے دن باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی انگریزی فوجوں کی طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ آئی تو زدلو سپاہی بھی اپنی ڈھالیں لے کر اور نیزے لے کر نعرے لگاتے اور چنگھاڑتے ہوئے آگے بڑھے گولیاں ان کی ڈھالوں پر پڑ رہی تھیں۔ دونوں طرف کے آدمی گر رہے تھے۔ زخمی ہو رہے تھے۔ مر رہے تھے۔ نعروں چیخوں، کراہوں اور آوازوں سے میدان اور پہاڑ گونج اٹھے اور جنگ کی غارت گری میں ایک زدلو سپاہی شیر کی طرح دھاڑتا ہوا دشمنوں کی صف کی طرف جا رہا تھا۔ وہ ناہون تھا زدمیا کا بیٹا۔ یوں لگتا تھا جیسے اسے دوسرے سفید فام سپاہیوں سے کوئی غرض نہیں۔ وہ تو صرف اس شخص کی تلاش میں تھا جو اس کی ساری تباہیوں اور ساری محرومیوں کا ذمہ دار تھا۔ وہ ہیڈن کو ڈھونڈھ رہا تھا۔ اور آخر اس نے ہیڈن کو ڈھونڈھ لیا۔ جھکڑوں کے پاس جہاں سے گولیوں کی بارش ہو رہی تھی ناہون دیوانوں کی طرح آگے بڑھا۔

ہیڈن نے ناہون کو دیکھا اور ناہون نے ہیڈن کو ہیڈن نے اپنی رائفل ناہون کی طرف کی۔ لیکن عین وقت پر پتہ چلا کہ وہ آخری گولی تک فائر کر چکا ہے۔ بارود اس کے پاس ختم ہو چکا تھا۔

ناہون اپنا نیزہ تان کر اس کی طرف لپکا لیکن ہیڈن نے بندوق ایک طرف پھینک دی اور بھاگ کر اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ سپاہیوں کے درمیان وہ لاشوں کو روندتا ہوا گھوڑے پر سرپٹ بھاگا۔

وہ جنگ کے شور و غل سے بہت دور نکل آیا۔ تو اس نے ایک بار پلٹ کر دیکھا۔ ناہون اس کے پیچھے تھا۔ اس نے ڈھال پھینک دی تھی اور صرف برچھی لیے ہوئے اس کے تعاقب میں شکاری کتے کی طرح چلا آ رہا تھا۔ ہیڈن کو یاد آیا کہ اس کے پستول میں ایک گولی بچی ہوئی ہے۔ جس سے اسے آسانی سے نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ ہیڈن نے سوچا لیکن اگر نشانہ خطا گیا تو ناہون کی برچھی سے مجھے کوئی نہ بچا سکے گا۔ وہ خطرہ مول لینے کو تیار نہ ہوا تو گھوڑے کو پھر ایڑ لگا دی بہت دیر بھاگنے کے بعد ہیڈن کا گھوڑا تھک کر چور ہو گیا۔ وہ خود بھی بے دم ہوا جا رہا تھا پھر اس نے دیکھا سامنے چند قدم دور ایک جھونپڑی تھی۔ اور وہ جھونپڑی زدلو کاہنہ کی تھی جسے وہ مکس کہتے تھے یکایک ہیڈن کا گھوڑا تھر آیا اور زمین پر گر کر ساکت ہو گیا۔ اس وقت ہیڈن نے دیکھا کاہنہ جھونپڑی کے باہر کھڑی مضحکہ خیز انداز میں اس کی طرف دیکھ رہی تھی پھر اس نے پلٹ کر دیکھا کوئی دو سو گز دور ناہون اسی رفتار سے بھاگا چلا آ رہا تھا۔ اور برچھی کی انی دھوپ میں چمک رہی تھی۔

"سیاہ دل کہو جنگ کا کیا حال ہے ؟ تم جنگ سے کیوں بھاگ آئے ہو ؟ کاہنہ نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔
"مجھے بچاؤ وہ میرا تعاقب کر رہا ہے" ہیڈن نے

ہانپتے ہوئے کہا۔

"سیاہ دل مقابلہ کرو کہ آخر یہ دن آنا ہی تھا۔ آج پھر ایک مدت کے بعد سیاہ دل اور سفید میرے پاس اکٹھے ہو رہے ہیں۔ مقابلہ کرو۔ اور اگر نہیں کر سکتے تو بھاگو اور دوجول کے جنگل میں پناہ لو۔ کیونکہ دکھ ہے جو آخر کار سب کو پناہ دیتا ہے"

ہیڈن نے سنا اور سوچا۔ دریا کی لہریں طوفانی تھیں۔ وہ تیر کر دریا عبور نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے سوچا جنگل میں پہنچ جائے اور وہ دریا کے کنارے کنارے دوڑنے لگا۔ وہ جنگل میں دوڑتا رہا۔ دوڑتا رہا اور آخر تھک کر چور ہو گیا۔ مزید ایک قدم بھی چلنا اس کے لیے محال ہو گیا تو وہ رک گیا۔ اور دیکھا ناہون بدستور اس کے پیچھے تھا۔ اس کی پشت پر ایک عظیم الشان درخت تھا جس کے تنے میں ایک بہت بڑی کھوہ تھی اور جنگل میں سناٹا تھا۔ ہیڈن نے اپنا پستول نکال کر ہاتھ میں لے لیا

"ناہون رک جاؤ۔ ہیڈن نے پستول کا رخ اسکی طرف کرتے ہوئے کہا۔ وہ رک گیا۔ دیکھو ناہون ہم بہت لڑے ہیں بہت دوڑے ہیں میں جانتا ہوں تم میرا تعاقب کیوں کر رہے ہو لیکن جو ہو چکا اس کا مداوا اب کوئی نہیں کر سکتا۔ جو مر چکے ان کو اب کوئی واپس نہیں لا سکتا۔ میرے ہاتھ میں پستول ہے تمہارا برچھی والا ہاتھ ہلنے سے پہلے میں تمہیں گولی کا نشانہ بنا سکتا ہوں لیکن نہیں میں تمہیں زندہ چھوڑتا ہوں تم مجھے زندہ رہنے دو"

ناہون خاموشی سے سنتا رہا۔ اور چپ چاپ اس کی طرف دیکھتا رہا۔ کچھ دیر تک یہی کیفیت رہی۔ پھر ناہون برچھی تول کر اس کی طرف بڑھا۔ اس نے دور سے برچھی پھینکی اور اسی لمحے ہیڈن نے گولی چلا دی برچھی ہیڈن کے سر کے اوپر سے گزر گئی۔ اور گولی نے ناہون کے دائیں بازو کو زخمی کر دیا۔ پھر دونوں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو گئے۔ ناہون زخمی تھا لیکن وہ جان توڑ کر لڑ رہا تھا

ہیڈن ٹھیک ٹھاک تھا۔ اس لیے اس کا پلہ بھاری تھا آخر ہیڈن نے ناہون کو گرا لیا۔ اور اس کے سینے پر سوار ہو بیٹھا

"تو ناہون" اب اپنے انجام کے لیے تیار ہو جاؤ"۔ ہیڈن نے کہا لیکن اسی لمحے اس کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی اور وہ جیسے پتھر بن گیا۔ سفید لبادے میں ملبوس نانیا ناہون کی برچھی ہاتھ میں لیے ہوئے اس کے سامنے کھڑی تھی۔ دونوں کی نظریں ملیں۔ نانیا کا ہاتھ حرکت میں آیا۔ اور برچھی ہیڈن کے سینے میں پیوست ہو گئی ہیڈن نے ایک دل دوز چیخ ماری اور زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔

"ناہون۔ ناہون۔ اٹھو۔ آنکھیں کھولو"

نانیا مترنم آواز میں کہہ رہی تھی۔ اٹھو ناہون میں روح نہیں ہوں"

ناہون نے آنکھیں کھول دیں اس کا سارا پاگل پن جاتا رہا وہ بے اختیار نانیا سے لپٹ جانا چاہتا تھا۔ مگر نانیا نے اسے یہ کہہ کر روک دیا کہ "محبت میں اتنی بے صبری اچھی نہیں میرے پیچھے آؤ اور جتنی جلد ممکن ہو سکے اس دنیا سے دور بھاگنے کی کوشش کرو۔ دنیا کے بے رحم اصول ہمیں ملنے نہیں دیں گے"

ناہون پہلے ہی اپنی مرنے والی محبوبہ کو زندہ دیکھ کر دم بخود ہو گیا تھا۔ اب اس کی زبان سے ایسی مایوس کن باتیں سن کر سناٹے میں آ گیا۔ "نانیا مجھے اتنا تو بتا دو کہ تم زندہ کیسے بچیں" ناہون کے لہجے میں عجیب سی بے قراری تھی۔

"پھر بتا دونگی۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں جلدی کرو"

نانیا کے مسلسل انکار سے ناہون بجھ کر رہ گیا تھا۔ ابھی وہ اپنے خیالات میں الجھا ہوا تھا۔ کہ نانیا نے اسے پھر پکارا۔ "آؤ میرے وفادار ساتھی"۔

ناہون سر کو جھٹک کر تیزی سے آگے بڑھا۔ وہ نانیا کے

قریب ہونا چاہتا تھا۔ مگر نانیا کی رفتار اتنی تیز تھی جیسے ہوا درختوں کے درمیان سے گذر رہی ہو۔ ناہون نے کئی مرتبہ اپنی بے چینی کا اظہار کرنے کی کوشش کی۔ مگر نانیا ہر مرتبہ اسے انگلی کے اشارے سے خاموش کر دیتی۔ وہ دھڑکتے ہوئے دل مُردوں کے جنگل سے گذر رہے تھے۔ عجیب لذت انگیز سناٹا تھا۔ عجیب پر اسرار خاموشی تھی۔

مُردوں کے جنگل سے گذرنے کے بعد نانیا کا رخ پہاڑوں کی طرف تھا۔ ناہون کچھ کہے بغیر نانیا کے پیچھے چلتا رہا۔ اب دونوں پہاڑ کی سب سے بلند چوٹی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ نانیا کی رفتار یہاں تیز تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ پہاڑ پر دوڑ رہی ہو۔ چوٹی پر پہنچنے کے بعد ناہون نے دیکھا کہ کوئی دو سو گز کے فاصلے پر ایک خوبصورت محل اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا ہے پہاڑ اور محل کے درمیان سنگ مرمر کی خوبصورت سڑک بنی ہوئی تھی۔ نانیا اچانک مڑتے ہوئے بولی۔

"ناہون! وہ ہے ہمارے خوابوں کی منزل!" نانیا کا اشارہ محل کی طرف تھا۔ اس کے دونوں بازو پھیلے ہوئے تھے جیسے وہ اپنے محبوب کی آغوش میں سما جانے کے لیے بے چین ہو۔ نانیا کا یہ انداز دیکھ کر ناہون عجیب سی وارفتگی میں آگے بڑھا۔ جیسے ہی اس نے سنگ مرمر کی سڑک پر قدم رکھا اس کے پاؤں زمین سے اکھڑ گئے۔ اور وہ ہزاروں فٹ گہری وادی میں گرتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد لوگوں نے دیکھا کہ سفید ناموں سے لڑنے والا جانباز سپاہی خون میں نہایا ہوا بے حس و حرکت پڑا ہے

ادھر جو لوگ بوڑھی کاہنہ سے اپنے مستقبل کا حال معلوم کرنے آئے تھے انہوں نے دیکھا کہ سانپ بار بار اپنا پھن بوڑھی کاہنہ کی گردن پر مار رہا تھا۔ اور کاہنہ عجیب سے وحشیانہ قہقہے لگا رہی تھی۔

"میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں
دلوں کے فاصلے ختم ہو گئے"